سوال

ت کی روشنی میں (153)

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک مجلس کی تین طلاقوں کا شرعی حکم کیا ہے؟ ازراہ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں تفصیلی جواب عنایت فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

!ة

!د

اق دینے کا صحیح طریق کار :

شریعت اسلامیہ میں طلاق دینے کا صحیح شرعی طریقہ کار یہ ہے کہ

1۔ بیوی کو ایک وقت میں ایک ہی طلاق دی جائے۔

2۔ اور یہ طلاق بھی حالت طہر میں ہو۔

2۔ اور اس طہر میں ہو کہ جس میں بیوی سے مباشرت یا تعلق زوجیت قائم نہ کیا ہو۔

، ایسے طہر میں کہ جس میں بیوی سے مباشرت نہ کی ہو، ایک طلاق دینا طلاق سنی کہلاتا ہے جبکہ ایک وقت میں تین طلاقیں دینا یا حیض و نفاس کی حالت میں طلاق دینا یا جس طہر میں بیوی سے تعلق قائم کیا ہو، اس میں طلاق دینا، طلاق بدعی ہے یعنی سنت کے مطابق نہیں ہے اور بدعت ہے۔

ۃ :۲۲۸) اگر اس عدت میں خاوند رجوع کرلے تو عورت اس کے نکاح میں باقی رہے گی۔ اور اگر خاوند حالت طہر میں ایک طلاق دینے کے بعد رجوع نہ کرے تو عدت گزرنے کے بعد عورت اپنے خاوند سے جدا ہو جاتی ہے لیکن اس صورت میں عورت کے پاس دو آپشن ہوتے ہیں :

1۔ چاہے تو اپنے سابقہ خاوند سے دوبارہ نکاح کرلے۔

2۔ اگر چاہے تو کسی اور مرد سے نکاح کرلے۔

ے(client) ذریعے ایک ہی وقت میں تین طلاقوں کے تحریری نوٹس بھجوا دیتے ہیں حالانکہ یہ طرز عمل سراسر شریعت کے خلاف ہے۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں :

ضبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجل طلق امرأتہ ثلاث تطلیقات جمیعا فقام غضبانا ثم قال : أیلعب بکتاب اللہ وأنا بین أظھرکم حتی قام رجل وقال : یا رسول اللہ ألا أقتلہ۔ (سنن النسائی، کتاب الطلاق، باب الثلاث المجموعۃ وما فیہ من التغلیظ)

ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کو ایک شخص کے بارے خبر دی گئی کہ جس نے ایک ہی ساتھ اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی تھیں۔ آپ ﷺ (یہ سن کر) غصے سے کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ نے فرمایا : کیا کتاب اللہ کو کھیل تماشہ بنا لیا گیا ہے جبکہ میں ابھی تمہارے درمیان موجود ہوں۔ (اللہ کے رسول ﷺ

اسی طرح ارشاد باری تعالی ہے :

الطلاق مرتان (البقرۃ : ۲۲۹)

''طلاق دو مرتبہ ہے۔''

ں ۹۴، مولانا صلاح الدین یوسف، مطبع شاہ فہد کمپلیکس، مدینہ منورہ، مملکت سعودی عرب)

ے وقت کی تین طلاقوں کا شرعی حکم :

ایک وقت کی تین طلاقوں کے بارے اہل علم میں اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک ایک وقت کی تین طلاقیں تین ہی شمار ہوتی ہیں اور پاکستان میں عام طور حنفی علما کا موقف یہ ہے کہ ایک وقت میں تین طلاقیں دینا، طلاق بدعی ہے اور ایسا کرنے والا گناہ گار ہے لیکن تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی جبکہ اہل

ۃ بن عبد یزید أخو بن مطلب امرأتہ ثلاثا فی مجلس واحد، فحزن علیھا حزنا شدیدا، قال : فسألہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : کیف طلقتھا؟ قال : طلقتھا ثلاثا، قال : فقال : فی مجلس واحد؟ قال : نعم، قال : فانما تلک واحدۃ، فارجعھا ان شئت، قال : فرجعھا، فکان ابن عباس یری انما الطلاق عند کل طہر۔ (مسند احمد : ۴ ۵

باس سے روایت ہے کہ حضرت رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دیں اور اس پر شدید غمگین ہوئے۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ان صحابی سے دریافت فرمایا : تم نے اپنی بیوی کو کیسے طلاق دی ہے؟ حضرت رکانہ نے عرض کیا : میں نے اسے تین ط

ندگی میں، حضرت ابو بکر کی خلافت اور حضرت عمر کی خلافت کے ابتدائی دو سالوں میں ایک ہی وقت کی تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی تھیں۔ حضرت عمر کے زمانے میں ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دینے کا رجحان بہت بڑھ گیا تو حضرت عمر نے صحابہؓ سے مشورہ کیا کہ ایسے شخص کی کیا سزا تجویز کرنی چاہئ

نی اللہ عنہ قال کان الطلاق علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وأبی بکر وسنتین من خلافۃ عمر، طلاق الثلاث واحدۃ۔ فقال عمر بن الخطاب ان الناس قد استعجلوا فی أمر قد کانت لھم فیہ أناۃ فلو أمضیناہ علیہ فأمضاہ علیھم۔ (صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب طلاق الثلاث)

س سے روایت ہے اللہ کے رسول ﷺ کے زمانہ، حضرت ابو بکر کے دور خلافت اور حضرت عمر کے دور خلافت کے ابتدائی دو سالوں میں تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی تھیں۔ پس حضرت عمر نے کہا کہ لوگوں نے طلاق کے معاملے میں جلدی کی ہے (یعنی ایک ہی وقت میں تین طلاقیں دینے لگے ہیں

لہ (judgement) اگرچہ سیاسی اور قانونی نوعیت کا تھا لیکن چونکہ اس میں صحابہؓ کی ایک بڑی جماعت کی مشاورت بھی شامل تھی لہذا ہمارے لیے حضرت عمر کا فیصلہ حجت (binding) ہے جبکہ اہل علم کی دوسری جماعت کا کہنا یہ ہے کہ حضرت عمر کا یہ فیصلہ سیاست و قضا سے تعلق رکھتا ہے جو

م الموقعین: ۳ ۴۴، اغاثۃ اللھفان: ۱ ۳۳۹۔ ۳۴۱)

1929 1935 1951 1953 (ایک مجلس کی تین طلاقیں 1958 1909 1961 ۲۱۹، مطبع دار السلام، لاہور)

ں:

(ایک مجلس کی تین طلاقیں اوران کا شرعی حل، حافظ صلاح الدین یوسف، مشیر وفاقی شرعی عدالت، پاکستان، مطبع دار السلام، لاہور)

ں شرعی حیثیت:

ں (void) ہے کیونکہ یہ وقتی نکاح ہے اور وقتی نکاح اسلام میں جائز نہیں ہے۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں:

ر عامر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ألا أخبرکم بالتیس المستعار؟ قالوا: بلی یا رسول اللہ! قال: ھو المحلل، لعن اللہ المحلل والمحلل لہ۔ (سنن ابن ماجۃ، کتاب النکاح، باب المحلل والمحلل لہ)

سے روایت کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں کرائے کے سانڈ کے بارے خبر نہ دوں۔ صحابہ نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: وہ حلالہ کرنے والا ہے۔ اللہ تعالی حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے، دونوں پر لعنت فرمائے۔''

ت عمر سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا:

لا محلل لہ الا رجمتھا۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الرد علی ابی حنیفۃ، باب لعن المحلل)

''اگر میرے پاس حلالہ کرنے والے اور کروانے والے کو لایا گیا تو میں انہیں سنگسار کر دوں گا۔''

صہ کلام:

ایک مجلس کی تین طلاقیں راجح اور مستند موقف کے مطابق شرعاً ایک ہی طلاق رجعی واقع ہوتی ہے اور اس صورت میں شوہر کے پاس دوران عدت اپنی بیوی سے رجوع کا حق باقی رہتا ہے۔

وباللہ التوفیق

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ